Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ — ۲۹ رجب ۱۳۹۶ھ ۲۸ وفا ۱۳۵۵ ہش ۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء — نمبر ۱۷۲

امریکہ کی سرزمین میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلی بار ورودِ مسعود

امریکہ اور کینیڈا کے تین صد احمدی احباب نے ڈلاس کے ہوائی مستقر پر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

ربوہ ۲۸ وفا۔ امریکہ سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن سے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں حضور پہلی بار امریکہ کی سرزمین میں تشریف لے گئے ہیں۔ ڈلاس کے ہوائی مستقر پر امریکہ اور کینیڈا کی احمدی جماعتوں کے کم و بیش تین صد احباب نے حضور کا نہایت پُرتپاک اور والہانہ خیر مقدم کیا۔ حضور نے جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم کا محبت بھرا پیغام دیا ہے۔

واشنگٹن سے مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے نے بذریعہ کیبل گرام جو اطلاع محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کی خدمت میں ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"واشنگٹن ۲۵ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل (۲۴ جولائی) بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لندن سے یہاں پہنچ گئے، الحمد للہ

ڈلاس کے ہوائی مستقر پر امریکہ اور کینیڈا کی احمدی جماعتوں کے کم و بیش تین صد احباب نے حضور کا نہایت پُرتپاک اور والہانہ خیر مقدم کیا۔ سفر کی معمولی تکان کے سوا حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

حضور نے جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، کا محبت بھرا پیغام دیا ہے۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور اِس سفر کو ہر لحاظ سے کامیاب اور خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین (غلام احمد)"

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

بتاریخ ۱۵ جولائی بروز جمعرات بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم نسیم مہدی صاحب واقفِ زندگی ابن محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) کا نکاح مکرمہ فیفیہ عزیز صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامبڑی کے ہمراہ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

میرے ماموں مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا دارالرحمت غربی ربوہ پیشاب کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے پروسٹیٹ کا اپریشن تجویز کیا ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(ابراہیم عثمان۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بیٹے عزیزم سلمان رشید احمد کو ۲۴ جون ۱۹۷۶ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "احسن احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو عمر و صحت دے، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(ماسٹر محمد بخش سونگی۔ گوجرانوالہ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آجکل کراچی میں رہائش پذیر ہیں ان کا ایڈریس یہ ہے:۔

۱۷۔ ایسٹ سٹریٹ، ۱۷۔ ڈبلیو۔ ڈیفنس سوسائٹی۔ کراچی۔

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ماہ وفاھ ۱۳۵۵ھ
۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء

اسلام میں تقویٰ اللہ کی اہمیت

قرآن مجید میں ـــــ جو دُنیا کی آخری اور مکمل ترین شریعت کی حیثیت سے ہمارے لئے حرف آخر کا حکم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں بار بار تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو "ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ" قرار دیا ہے یعنی یہ پاک کتاب صرف ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکتی ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ جو لوگ تقویٰ سے محروم ہوں گے وہ اس کی برکات سے متمتع نہیں ہو سکیں گے۔ پھر فرماتا ہے:-

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ٥ (الحجرات ۱۵)

یعنی اے مومنو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے یہ کہلواتا ہے کہ:-

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ ٥

یعنی اے مومنو! میں تمہاری طرف ایک امانتدار پیغامبر کی حیثیت سے آیا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کو اپنا شعار بناؤ!۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ تبھی مکمل ہوتا ہے جبکہ رسول کی پوری طرح اطاعت کی جائے کیونکہ در اصل رسول ہی کے ذریعے ہمیں اللہ تعالیٰ کے منشاء کا علم ہوتا ہے اور جملہ احکام الٰہی پر عمل کرنے کے سلسلے میں رسولؐ کا پاک نمونہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہوتا ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ٥ (الجاثیہ ۲۱) کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں ہی کا دوست ہے اور انہیں پناہ دینے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے کی برکات اور فوائد کا بھی ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے:-

فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (المائدہ ۱۰۲)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو کامیابی اور فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

پھر فرماتا ہے:-

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اسکے لئے تکالیف اور ابتلاؤں سے نجات کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیگا۔ جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال تک نہیں ہوگا۔ گویا تقویٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بابرکت رزق کا سامان مہیا کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہے۔

سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن پاک کے منشاء کے مطابق بار بار تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ حضورؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت کا مستحق وہ ہے جو زیادہ متقی ہے! (بخاری کتاب الانبیاء)

جب قرآن پاک اور احادیث نبویہ کی رُو سے تقویٰ کو اتنی اہمیت حاصل ہے تو طبعاً ہر مومن کے دل میں یہ خواہش اور تمنا پیدا ہونی چاہیئے اور ہوتی بھی ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ تقویٰ کا مطلب کیا ہے اور کیونکر اسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟

تقویٰ کے لغوی معنے ہیں مخافۃ اللّٰہ والعمل بطاعتہ (منجد) یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اپنے ہر کام میں اس کی اطاعت کرنا۔ حضرت امام راغب تقویٰ کے معنے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

(ترجمہ) تقویٰ کے معنے ہیں کہ اپنے نفس کو ان امور سے بچایا جائے جو اس کے لئے ڈرنے کے قابل ہیں یا نقصان کا موجب ہیں۔ خوفِ الٰہی کا نام بھی تقویٰ ہے۔ تقویٰ کا اقتضاء خوفِ الٰہی ہے، اور خوفِ الٰہی کا تقاضہ تقویٰ ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں تقویٰ کے معنے یہ ہیں کہ نفس کو گناہوں سے محفوظ رکھنا یعنی جن چیزوں سے شریعت نے منع کیا ہے اُن سے بچنا۔ کامل تقویٰ یہ ہے کہ بعض ایسی جائز چیزوں کو بھی چھوڑ دیا جائے جن سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مقامات کے قریب پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ (مفردات راغب)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں تقویٰ کی اہمیت اور اس کے مفہوم کو اپنی پُر معارف تصانیف میں بڑی کثرت کے ساتھ نہایت وضاحت، جامعیت اور شرح و بسط کے ساتھ بڑے ہی عام فہم انداز میں واضح فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ ؎

سُنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عشق ہے اور جام تقویٰ
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

حضور علیہ السلام تقویٰ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۵۱)

حضور علیہ السلام تقویٰ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کیلئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخش ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۰۹)

"متقی بننے کے واسطے ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریاء، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو۔ تو اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے، لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آئے، خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھاوے۔ خدمات کے مقاماتِ محمودہ تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم)

حضور علیہ السلام نہایت درد کے ساتھ اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارو! کوشش کرو تا متقی بنو۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصوں سے بچکر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو حقیقی معنوں میں متقی بنائے اور تقویٰ کی جملہ باریک راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

للّٰہی وقف ——— ہمارا امتیازی وصف

مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر شاہد مربی سلسلہ مقیم چکوال

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۳)

اس آیت کی تشریح اور تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام "آئینہ کمالات اسلام" میں فرماتے ہیں:

"ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف (و بدیہی طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تامہ سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰)

ان سطور میں حضور علیہ السلام نے اس امر کی نشاندہی فرمائی ہے کہ مسلمان تب ہی حقیقت اسلام پر قائم ہو سکتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اپنی زندگی کا سب سے بڑا مطمح نظر بنائیں اور اپنے اعضاء، جوارح اور طاقتیں غرض ساری زندگی اس مقصد کے لئے وقف کر دیں لیکن حضور نے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن حضور نے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب الٰہی صداقتوں اور معارف کا علم حاصل کیا جائے کیونکہ یہ روحانی معارف اور صداقتیں ہی ہیں کہ جن کے ذریعہ الٰہی احکام، حدود اور قوانین کا علم حاصل ہوتا ہے جن پر عمل پیرا ہو کر انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے قابل ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ انہوں نے جماعتوں میں اس للّٰہی وقف کی روح کو قائم رکھنے اور انہیں ہر وقت اس کی یاد دہانی کرانے کے لئے وقف زندگی کا باقاعدہ نظام قائم فرمایا جس کے ذریعہ خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے نوجوانوں کو قرآنی علوم سے تفصیلاً بہرہ ور کر کے اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے قابل ہو سکیں اور اس طرح وعظ و نصائح کے علاوہ اپنے عملی نمونہ سے بھی دوسروں کو اسلام کی طرف بلائیں اور ان پر واضح کریں کہ اب احمدیت کے ذریعہ ہی حقیقت اسلام متحقق ہو گی اور اسلام کے خوبصورت چہرہ کی طرف ہر سعید الفطرت رجوع کرنے پر مجبور ہو گا۔

ہر گھرانہ اور ہر جماعت کو قرآنی دعوت

مسیح وقت و مہدی دوران حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے وقف زندگی کی تحریک نہایت مؤکد اور مؤثر طور پر ایک قرآنی حکم کی تعمیل میں ہی جماعت احمدیہ کے سامنے پیش کی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۵)

یعنی اے مسلمانو! تم میں سے ایک گروہ خاص طور پر نیک کاموں کی طرف دعوت دینے اور برے کاموں سے روکنے پر مقرر ہونا چاہئے کیونکہ ایسے لوگ ہی حقیقی فلاح سے ہمکنار ہونے والے ہیں۔

یہاں "منکم" یعنی "تم میں سے" کا لفظ واضح طور پر بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جگہ ہر گھرانے، قبیلے اور شہر کو مخاطب کر رہا ہے کہ خدا کی خاطر زندگیاں وقف کرنے والے ایسے لوگوں کے بغیر تم صحیح اسلامی معاشرہ قائم نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے ماحول کو برائیوں سے پاک رکھ سکتے ہو۔

احمدیہ جماعت کو خاص طور پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے ہر ایک خاندان اپنا ایک بچہ گو سترا اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرے۔ خود رسول پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کی وجہ سے خاندان پر اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش فرماتا ہے اور یہ غلط سوچ ہے کہ وہ معاشی لحاظ سے خاندان پر بوجھ ہوتے ہیں۔

پس ہر ایک احمدی خاندان، احمدی قبیلہ اور احمدی جماعت جو اس طرف توجہ نہیں کرتی وہ اپنے آپ کو الٰہی انعام سے محروم کرتی ہے اور اس قرآنی حکم کی عدم تعمیل کرنے والی بھی ٹھہرتی ہے۔

تحریک وقف زندگی اور جماعتی استحکام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یحی الدین و یقیم الشریعۃ اور بہت سے دیگر الہامات نیز آپ کے ارشادات سے واضح ہے کہ آپ اسلئے تشریف لائے کہ تبلیغ کے ذریعہ سب دنیا کو مسلمان کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت کر کے انہیں شعائر اسلامیہ پر عمل کرنے کی دعوت دی جائے اور انہیں حقیقی مسلمان بنایا جائے۔

اب جبکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ تبلیغ اور تربیت ہی ہماری جماعت کے اصل مقاصد ہیں تو یہ بات بھی ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ان دو اہم امور کی تکمیل ایسے لوگوں سے ہی وابستہ ہے جو ہر کام سے آزاد ہو کر اپنی زندگیاں محض خدا کے لئے وقف کر دیں اور قول نبوی بدا الاسلام غریباً و سیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء" کے مطابق اپنی زندگیاں مسکنت، غربی اور عاجزی میں گزارتے ہوئے قرآنی علوم کو حاصل کریں اور پھر اس خدائی نور کے ذریعہ نہایت عمدہ طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کر کے تمام دنیا کے دل اسلام کے لئے جیتیں۔

جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کو جو ترقی اور شان نصیب ہوئی اس میں ہمارے واقفین زندگی کا نمایاں حصہ ہے دین کے لئے بے لوث قربانی اور خدمت کی جو مثالیں ہمارے مبلغین نے اندرون اور بیرون ملک قائم کیں ان کی مثال صرف اور صرف قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں ہی مل سکتی ہے۔ دوسری عظیم خدمات و تبلیغ کے علاوہ وہ لاکھوں روحیں جو ان مبلغین کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو کر ابدی حیات کی وارث بنیں اور وہ سینکڑوں جماعتیں جو اسلام کے مستقل مراکز کی حیثیت سے ان کے ہاتھوں قائم ہوئیں وہ اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان جبہ پوش خادمان دین کو جماعت کی اہم خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور وقف زندگی کا جو نذرانہ انہوں نے اپنے خالق و مالک کے حضور پیش کیا تھا اسے قبولیت کا شرف بخشا دے گا۔ فرمایا اور اس میں ایسی برکت عطا کی گئی کہ جو اب انشاء اللہ قیامت تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چلتی چلی جائے گی اور ان کے اہل و عیال کے نامۂ اعمال میں اس کا اجر ہمیشہ لکھا جاتا رہے گا۔

وقف زندگی کی تحریک یقیناً جماعت کے استحکام اور اسلام کی مضبوطی کے لئے ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔

اسلامی غیرت کا تقاضا

اس مضمون کے ابتدائی حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس دیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ وقفِ زندگی کا مفہوم اسلام کے لفظ میں موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے لئے وقف زندگی کرنے سے ہی انسان کے اندر اسلام کی حقیقت متحقق ہو سکتی ہے۔ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو سمجھا کہ اپنی زندگیاں کامل طور پر اسلام کے لئے وقف کر دیں اور اس طرح تمام دنیا میں حیرت انگیز سرعت سے اسلام کو پھیلا دیا۔ ان کے اسی اخلاص اور جذبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

اسی طرح فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۲،۲۳)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں ہمیں ایسے صوفیائے عظام اور بزرگانِ کرام کا پتہ ملتا ہے۔ جنہوں نے حصول تعلیم اور تبلیغ اسلام کے لئے اپنے وطنوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا اور دور دراز علاقوں میں جا کر فقیروں کی طرح وہاں دھونی رما دی اور اس للہی وقف کی روح کی برکت سے علاقوں کے علاقے اسلام کے لئے فتح کر لئے لیکن مسلمانوں پر جب ادبار اور ذلت کا دور آیا تو اس وقت انہوں نے دوسرے اسلامی احکام کے ساتھ اس جہاد ہی اسلامی وظیفہ کو بھی یکسر بھلا دیا اور ان کی جگہ دوسری قوموں نے اسے اختیار کر کے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور دنیا میں عزت کا مقام حاصل کر لیا۔ اس صورتِ حال کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کو غیرت دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸-۹۹)

احمدی نوجوانوں کے لئے یہ ایک غیرت کا مقام ہے کہ عیسائی اور بعض دوسرے مذاہب کے پیرو باوجود اپنے جھوٹے عقائد کے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اور ہم میں سے بہت سے ایسے مطالبہ اور تحریک پر کئی قسم کی شیطانی وساوس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ایسے نوجوان بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اگر ہم نے اسلام کے لئے زندگیاں وقف کر کے دنیا میں تبلیغ اسلام نہ کی تو پھر غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم کو اور کون کامیاب کریگا اور یہ صورتِ حال یقیناً ہمارے لئے بہت ہی ندامت اور افسوس کا باعث بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں احمدی گھرانوں میں پیدا کیا اور ہم میں سے بعضوں کو احمدیت کے نور سے از خود منور ہونیکی توفیق دی۔ اس نعمتِ خداوندی اور احسان الٰہی کے شکرانے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہم اس آسمانی خوان سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں ہو"

اسی طرح فرماتے ہیں:

"ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۷۴)

اگر ہم نے غیرت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسلام کی اس ضرورت کا احساس نہ کیا اور دنیا کی خاطر اس چیلنج کو رد کر دیا تو پھر اللہ تعالیٰ دوسرے نوجوانوں کو اس کام کے لئے آگے لائے گا۔ لیکن اس صورت میں ہمارے حصہ میں حسرت کے سوا کچھ نہ آئے گا اور قیامت تک ہماری نسلیں ہم پر افسوس کرتی رہیں گی۔

سلسلہ کی تبلیغی و تربیتی ضروریات

اس وقت سلسلہ کی تبلیغی اور تربیتی ضروریات کثیر تعداد میں واقفین کی متقاضی ہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بار بار اس حقیقت کی طرف جماعت کو متوجہ کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس ضمن میں اس کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"ہم نے اسکو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے... جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے باہر سے ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں لئے کم از کم ہماری طرف مبلغ بھجوائیں میں نے مٹی یا آٹے کے بت بنا کر تو نہیں بھیجنے جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے... اس وقت تک دنیا اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی (بحوالہ الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۶۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار ہمیں اس قرآنی تعلیم کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مومن کو حالات کے مطابق نیک اعمال بجا لانے چاہئیں۔ اس وقت زمانہ کی روحانی حالت یہ تقاضا کر رہی ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ واقفین باہر بھجوانے چاہئیں جس مقصد کے لئے ہم نے حضور کی بیعت کی ہے وہ عظیم مقصد بھی یہی تقاضا کر رہا ہے کہ ساری دنیا میں اشاعت اسلام کیلئے ہمیں اپنی متاع حیات تک کو اس داؤ پر لگا دینا چاہیئے اور سب سے بڑھ کر جیسا کہ حضور کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ امتیازی سلوک ہو یہی بتاتا ہے کہ سلسلہ کی قابل فخر ترقی اسی صورت میں جاری رہ سکتی ہے کہ ہم پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو اسلام کی خدمت میں لگائیں اور ان میں یہ احساس پیدا کریں کہ خدمتِ اسلام کے مقابلہ میں ہمیں کسی دوسری چیز کو پرِ پشہ کے برابر بھی نہیں سمجھنا چاہیئے

واقفین کا خصوصی فرض

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کا سب سے زیادہ فرض ہے کہ وہ اس نعمتِ خداوندی کے شکرانہ کے طور پر اپنے بیٹوں اور عزیزوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کریں اور اس روحانی مائدہ سے انہیں بھی متمتع کرائیں ورنہ وہ بدرجہ اولیٰ اس قرآنی تہدید کے نیچے آئیں گے کہ جو قوم ایکدوسرے کو برائیوں سے نہیں روکتی وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کا مورد بن جاتی ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے الٰہی وقف چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگنا اس سے زیادہ اور کون سی بات بری اور معیوب ہو سکتی ہے

ابراہیمی روایت اور ہماری جماعت

آج روحانی لحاظ سے تمام دنیا ایک وادیٔ غیر ذی زرع کی حیثیت رکھتی ہے جس کی آبادی کا سامان اللہ تعالیٰ اس دور کے ابراہیم کے روحانی فرزندوں کے ذریعہ کرنا چاہتا ہے اسلئے اسبات کی ضرورت ہے کہ ہم ابراہیم اور آلِ ابراہیم کی روایت کو پھر تازہ کریں ہر احمدی باپ اپنے بچوں کو خدا کے لئے چھوڑنے اور قربان کرنے کا عہد کرے اور ہر احمدی ماں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو سلسلہ کے لئے وقف کر کے حضرت ہاجرہ کی قربانی کی مثال از سرِ نو دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اسی طرح ہر احمدی بچہ اور نوجوان وقف زندگی کے ذریعہ اپنی ہر چیز حتّٰی کہ متاع حیات تک کو خدا کی خاطر دوسروں کے فائدہ کے لئے قربان کر کے دنیا کو بتائے کہ اب احمدیت ہی کے ذریعہ بے غرضی اور بے نفسی کی اسلامی روح دلوں میں پیدا کی جائیگی اور یہی بے لوث قربانی کی روح ہے جس کی دنیا کو ضرورت اور جو دنیا کے ہر دکھ کا مداوا ہے۔

———

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۴۶

میں مقبول بیگم بیوہ عبدالرشید صاحب غوری قوم غوری۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال۔ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۲ روپے
۲۔ کانٹے طلائی وزنی ۱/۲ ۳ تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے
۳۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۴ ماشہ مالیتی -/۲۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مقبول بیگم بیوہ عبدالرشید صاحب غوری محلہ کریم نگر ۶/۵ مسجد احمدیہ گول منشی محلہ لائلپور شہر۔
گواہ شد۔ شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت لائل پور شہر۔
گواہ شد۔ محمد بشیر وصیت نمبر ۱۲۲۱۸ لائل پور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۷

میں محمد اختر خان ولد مہر علی خان صاحب قوم ککے زئی افغان۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن باٹا پور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
زرعی اراضی مشترکہ کچھ ایکڑ
مالیتی -/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اختر خان ولد مہر علی خان صاحب بلاک 24/C باٹا پور ضلع لاہور۔
گواہ شد۔ شریف احمد سیکرٹری مال باٹا پور۔ لاہور۔
گواہ شد۔ چوہدری عنایت اللہ احمدی مربی سلسلہ۔ دارالعلوم غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۸

میں رشیدہ قاسم زوجہ محمد قاسم خان صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۴ تولہ قیمت -/۲۴۹۳ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رشیدہ قاسم زوجہ محمد قاسم خان صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد قاسم خان (خاوند موصیہ) اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد دین ولد حسین بخش صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۹

میں عبدالحمید ولد عبدالمجید صاحب۔ قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ماہوار بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالحمید ولد عبدالمجید صاحب ۸/۱۸ عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸۔
گواہ شد۔ عبدالمجید عزیز آباد۔ (والد وصیت کنندہ) کراچی۔
گواہ شد۔ نذیر احمد وصیت نمبر ۱۳۱۹۱ عزیز آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۶۵۰

میں سعیدہ بیگم زوجہ احمد حسین صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جون ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سعیدہ بیگم اہلیہ احمد حسین صاحب۔ کوارٹر نمبر ۱۴۲ اے ریلوے ہسپتال لائلپور۔
گواہ شد۔ احمد حسین کاتب لائلپور۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر صوفی علی محمد وصیت نمبر ۱۷۰۶۳ رحمت بازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۵۱

میں جمال الدین قوم گوجر پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ جمال الدین قوم گوجر سکنہ بھڈال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ قائم الدین سیالکوٹ شہر۔
گواہ شد۔ منور احمد گوندل بھڈال سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۶۵۲

میں برکت بی بی بیوہ سردار خان صاحب چیمہ مرحوم قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک نمبر ۱۲۱ مراد ضلع بہاولنگر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین ایک ایکڑ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے واقع صابو کے ضلع سیالکوٹ۔
۲۔ انگوٹھی وزنی ۲ ماشہ مالیتی -/۱۵۰ روپے
۳۔ حق مہر -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ برکت بی بی سردار خان صاحب چیمہ چک نمبر ۱۲۱ مراد ڈ۔خ چک نمبر ۱۲۰ مراد ضلع بہاولنگر۔
گواہ شد۔ غلام رسول ولد سردار خان صاحب ضلع بہاولنگر۔
گواہ شد۔ امان اللہ چیمہ چک نمبر ۱۲۱ مراد ضلع بہاولنگر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ بیرکس مستورات برائے جلسہ سالانہ

(۲)

جلسہ سالانہ پر مستورات کے قیام کے لئے جو بیرکس تعمیر کی جارہی ہیں اور جن کی تعمیر پر اخراجات کا تخمینہ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے لگایا گیا ہے کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات پر ڈالی ہے۔ اس چندہ کی پہلی قسط شائع کی جاچکی ہے۔ اس کے بعد جو چندہ وصول ہوا ہے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لجنات اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ ساری رقم بہر حال عورتوں نے ہی پوری کرنی ہے اس لئے اس کے مطابق وعدہ لیں اور وصولی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کو قبول بھی فرمائے۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سابقہ وصولی		۲۵۶۲-۰۰
حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ		۱۰۰۰-۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب	ربوہ	۵۰-۰۰
" طاہرہ خان صاحبہ بنت عبدالمجید خان صاحب دارالنصر	"	۵۰-۰۰
" ماجرہ بیگم صاحبہ آف لندن	مردان	۱۰۰-۰۰
" امۃ الباسط صاحبہ	"	۱۰۰-۰۰
" آمنہ بیگم صاحبہ	سمندری ضلع لائلپور	۵۰-۰۰
" اختر بیگم صاحبہ دختر روشن دین صاحب	" "	۵۰-۰۰
" محمودہ صاحبہ زوجہ " "	" "	۱۰-۰۰
" احمدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ان کے شوہر مکرم چودھری بشیر احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰-۰۰
طالبات لاہور (درس القرآن کلاس)		۳۵-۰۰
لجنہ ڈیرہ غازیخان		۱۰-۰۰
" چک ۸۸ ضلع لائلپور		۲۲۲-۰۰
" دھول ماجرہ "		۴۰-۰۰
" جھنگ صدر		۳۰-۰۰
" کوئٹہ		۱۳۲-۰۰
" ترسکہ ضلع سیالکوٹ		۳۰-۰۰
میزان		۵۲۴۲-۰۰

اعلان نکاح

میری بھتیجی عزیزہ امۃ الجمیل دختر چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب چھٹہ صدر جماعت احمدیہ چک 184/7.R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کا نکاح مورخہ ۱۲؍۶ کو بعد نماز ظہر چک 184/7.R میں عزیز منور احمد صاحب ابن چوہدری فیض احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 184/7.R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کے ہمراہ بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(چوہدری احمد دین چھٹہ چک 184/7.R ڈاکخانہ بھکی والا۔ ضلع بہاولنگر)

درخواست دعا

خاکسار کے والد چوہدری مبارک علی صاحب امیر جماعت چک ۳۳۳/۳۴ ج۔ب ضلع لائلپور کو ٹریکٹر کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد طاہر)

جو ثواب پہلوں کو ملا وہ آپ کو بھی مل سکتا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ... جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو ... پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں، وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے اور مل رہا ہے۔ پس آپ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں تاکہ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۵؍فروری ۱۹۵۸ء)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں امراء صاحبان، صدر صاحبان اور دیگر عہدہ داروں سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی چندہ وقف جدید کی وصولی کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں اور جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائیں۔ نیز جو صاحب استطاعت دوست ابھی تک وقف جدید کے چندہ کے وعدے نہ لکھوا سکے ہوں اُن سے وقف جدید کے سال رواں کے چندہ کا وعدہ حاصل کرکے مرکز میں بھجوادیں اور وصولی کی سعی فرمائیں۔ خدا تعالیٰ احباب کو اسلام کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

طبیہ کالج ربوہ
اعلان داخلہ
طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ایر کا داخلہ شروع ہے اور ۱۵؍اگست تک جاری رہے گا
معیار داخلہ کم از کم میٹرک پاس
چار سالہ کورس ہے۔ لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔ گورنمنٹ کی نئی ہیلتھ پالیسی کے تحت اطباء کے شاندار مستقبل کے امکانات ہیں۔
(پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

ملتان کی قدیم جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر۔ ملتان۔ فون نمبر ۷۳۸۸۳

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔
(مینجر)

جنرل سٹور برائے فروخت
جنرل سٹور کا ہر قسم کا قیمتی سامان بمع فرنیچر فروخت کیلئے دوکان میں موجود ہے خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔
بسرا کلاتھ ہاؤس۔ عمر مارکیٹ۔ رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴